میری ربّ تعالیٰ سے ہے یہ دعا
ہمیشہ رہوں میں تیری باوفا
حفاظت میں لے لیجیے ربِّ جہاں
برائی کے دفتر کھلے ہیں یہاں
برائی کی راہوں سے ہم کو بچا
ہمیں امن دے، دشمنوں کو مٹا
ہے تسلیم میں بھی گنہگار ہوں
گناہوں پہ اپنے شرمسار ہوں
درِ توبہ پہ سر اپنا ہے رکھ دیا
توقع ہے بخشے گا میرا خدا
تیری خو ہے بندوں پہ کرنا کرم
سکوں بخشنا، رکھنا سب کا بھرم
میرے عیب ڈھانپے ہیں پردہ کیا
کرم ہے تیرا یہ کرم ہے تیرا
ادائے رحیمی تیری دلنواز
کہ رہتا درِ توبہ ہے تیرا باز
عفو پر تیرے بھی ہے ہم کو یقیں
ہیں محبوبِ ربّ رحمتِ عالمیں
میری آنکھ کا نور دل کی جلا
ہے نورِ خدا یادِ صلِّ علیٰ

تیرا ذکر ہے خیر یا مصطفیٰ
رہے وردِ لب کلمۂ طیبہ

تصور میں آئے شہِ دوسرا
خوشا مرحبا نورِ ربِ العلیٰ

میرے ذہن میں یہ ہی سوچیں رہیں
حمد اور تیری نعت پڑھتے مریں

نظر میں ہو جلوۂ خیرُ الانام
میری زندگی کا ہو جب اختتام

فدا ہو میری جاں تیرے نام پر
ملیں منتظر رحمتیں بام پر

ملے جنتوں کی ہر اک راہ وا
کہ رحمت تیری کا ہے چرچا بڑا

بہت ہوں مہربانیاں تیری عام
حمد نعت کہنا ہمارا ہے کام

تیری زاہدہ کی ہے یہ التجا
کہ ہر گام آسانیاں ہوں عطا

# ماہیۓ

تیری شان نرالی اے
آقاؐ تیرے دروازے
سارا جگ ہی سوالی اے

دیکھ چند وی اے شرماندا
والضحیٰ مکھڑا اے
اللہ پاک دے من بھاندا

مٹھی خوشبو بکھری اے
واللیل زلف والے
تیری ہر شے وکھری اے

سوہنے مکھڑے تے چھیڑی اے
واللیل زلف تیری
وڈی رحمت رب دی اے

ورفعنا لك ذكرك
محبوبؐ دلارے توں
رب رجیا نہیں تک تک

آج گھر میرے وچ آ جا
سوہنیا وے سجناؐ
میرے کالجے ٹھنڈ پا جا

خوابوں میں چلے آنا
زاہدہ اپنی کو
دیدار کرا جانا

چند چان کراں واری
صورت سجنا دی
اکھیاں چہ رہے پیاری

میرے دل دے شیشے تے
صورت پیاری اے
خدا دے سوہنے نقشے نے

اللہ پاک دے پیارے نے
پاک نبیؐ سرورؐ
سارے جگ دے سہارے نے

تیری جالیاں دے نقشے
دن ہووے رات ہووے
نظراں تو نیں ہٹ دے

ہرے گنبد دی پرچھائیاں
ربا تیرے پیارے دی
رحمت لیوے انگڑائیاں

والیل دی پرچھائیاں
حشر دے میدان تے
زاہدہ توں کجن آئیاں

1

اے گنہگارانِ امت آیئے آ جایئے
چھوڑ دیئے ساری برائی راہِ حق اپنایئے
حکم باری ہے کہ کر دو بند عصیاں کا کسب
توبہ کر کے عفو پانے شاہ کے گھر جایئے
تیرے دامن پر اگر ہیں داغ عصیاں سے بہت
در ہدایت کا کھلا ہے، صاف ہونے آیئے
گر نفس پر ظلم اپنے کر چکے ہو عاصیو
رحمتِ کونین کی درگاہ پر گر جایئے
سر کو رکھو شاہ کی دہلیز پر رو کر کہو
سیدی توبہ میری منظور اب فرمایئے
دور ہوں جب داغِ عصیاں اور ہو توبہ قبول
عہد پختہ کر کے سیدھی راہ چلتے جایئے
دل ہو تائب اور ہر دم حق تعالیٰ کی لگن
امتی شاہِ امم کے نیک بنتے جایئے
آ گئے ہیں رحمت سرکار میں جو خوش نصیب
کیجئے میلاد پر احمد نقش گا یئے
جن کی قسمت میں لکھی ہیں رحمتیں سرکار کی
سب ولی اللہ ہیں، کیا خوف؟ کیوں گھبرایئے

2

یا محمد مصطفیٰ صلعم ہیں بڑی تکلیف میں
دشمنانِ دین سے للہ ہمیں چھڑوائیے

کرب کی گھڑی ہے ہماری زندگی ہر پل وبال
کچھ میری امداد للہ کیجئے کروائیے

گھیرتے ہیں اب یزید و شمر کے لشکر ہمیں
بے ادب گستاخ ہیں ان کو سزا دلوائیے

سارے لوطی فاسق و فرعون کے ہیں ہم نوا
سب لعینوں کو پکڑیئے یا تڑھ کر مروائیے

میں گنہگاروں خبیثوں کے ہوں چنگل میں پھنسی
دور کیجیے ظلمتیں اور رحمتیں برسائیے

دل شکستہ ہوں مجھے سرکار سے امید ہے
اے مددگار و مغیث اب اور نہ تڑپائیے

کرچیاں بکھری ہیں میری آئیے مشکل کشا
آپ امیدِ کرم ہیں دل میرا ٹھہرائیے

آج ظاہر ہو میری سرکار ایسا معجزہ
آج میرے گھر قدم رنجہ شہا فرمائیے

یہ کنیزِ مضطرب ہر روز راہیں دیکھ کر
چشم براہ ہے گھڑی تشریف اب لے آئیے

زاہرہ کا دامنِ دل ہے یقیناً داغ داغ
زخمِ دل کو دیکھئے کوئی دوا لگوائیے

جو آیا ہے دنیا میں ہو گا وہ فوت
کہ ہر نفس چکھے گا ذائقہ الموت

فرشتہ اجل لائے گا یہ پیام
کہ اب تیرا ہو گا لحد میں قیام

چلو نور و نکہت میں جاکر رہو
کہی ہیں جو نعتیں وہاں تم پڑھو

کہ شانِ کرم کا وہاں ہے ظہور
لحد تیری جگمگ رہے گی ضرور

ہے تم پر خدا کا کرم اور فضل
تمہیں چُن لیا اس نے روزِ ازل

کہ توصیفِ سرکار کرتی رہو
گلِ نعت دامن میں بھرتی رہو

حمد نعت کا پاؤ گی تم ثمر
تیرا نام ہو گا جہاں میں امر

خدا تعالیٰ بھیجے گا تجھکو سلام
کہ کرتی ہو تم مدحِ خیر الانام

بڑی خوش نصیبی ہے یہ زاہدہ
مدح خوانی کرنے سے ہے فائدہ

میں لکھنے کو بیٹھی تھی آقاؐ کی باتیں
جنہیں یاد کر کر کے کٹتی ہیں راتیں

شہِؐ دوسرا تیرے اکرام بن کر
میرے دل پہ اترے ہیں الہام بن کر

مضامین نعتوں کے جتنے ملے ہیں
یہ سب آپؐ کی رحمتوں کے صلے ہیں

درِ مصطفیٰؐ پاک کو چومتے
ریاضِ جناں میں چلوں گھومتے

سکوں پا سکوں تیرے گنبد تلے
جو پھر آ سکوں تیرے گنبد تلے

ہو چشمِ کرم کا ہو پھر سے اشارہ
تیری بارگاہ آئے کنبہ ہمارا

جدائی میں تیری بڑی دیر رہ کر
محبت کی چوٹیں بڑی دل پہ سہہ کر

میری چشم پرنم ہے فریاد کرتی
درودوں سلاموں میں ہے یاد کرتی

پڑی جنتوں میں رہوں سر کو رکھ کر
درِ مصطفیٰؐ جام الفت کو چکھ کر

نظر چومتی ہو شہنشاہؐ کا ممبر
تصور دکھا دے ہمیں ایسا منظر

2

ہوں تشریف فرما شہنشاہِ عالم
لٹاتے گہر ہوں لبِ ماہِ عالم
قطارِ ملائک ادب سے کھڑی ہو
تو دربارِ آقا کی سج دھج بڑی ہو
صحابہؓ کے انداز بھی ہوں نرالے
رسولِ خدا کے جو ہیں متوالے
فضائیں معطر ہوائیں معطر
ہوں کاندھوں پہ ان کے ردائیں معطر
بڑی شان والا وہ سلطان دیکھوں
خدا تعالیٰ کا پیارا مہمان دیکھوں
تیری بزم تیرا جہاں پیارا پیارا
وہ نورانی دنیا سماں پیارا پیارا
میرے بس میں ہو تو نظر کرنے جاؤں
قدومِ مقدس میں جاں چھوڑ آؤں
نبیؐ سے محبت ہمیں ہے بڑھانی
کتابِ محبت ہمیں ہے سنانی
چلے آئیں امت کے سارے دیوانے
کہیں دل کے قصے سنائیں فسانے
کہ یادِ محمدؐ میں رحمت بھری ہے
مسلمانوں یہی عبادت میری ہے
میرے مصطفیٰؐ کا کرم ساتھ ہے اب
میرے سر پہ سرکار کا ہاتھ ہے اب
میرے ساتھ آقاؐ جی ہر آن رہیے
سدا زاہدہ کے نگہبان رہیے

ساقیؐ کوثر خدا را کچھ توجہ کیجیئے
ہم غریبوں کو بھی للّٰہ جامِ کوثر دیجیئے
ایک تشنہ لب کھڑی ہے آپؐ کی درگاہ میں
اور بھی کچھ بھیک کے ہیں منتظر ہمراہ میں
آپؐ سے کچھ مل گیا تو تشنگی مٹ جائے گی
پھر حشر کی پیاس بھی ہم کو نہ کچھ کہہ پائے گی
سر پہ بھی اپنے رہے گا رحمتوں کا سائیاں
اور پل سے گزرتے بھی ہو گی مشکل پھر کہاں
جگمگاتی ہر طرف ہو جنتوں کی روشنی
دیکھنے کو مل رہی ہوں صورتیں من موہنی
سب حریر و اطلس و کمخواب میں ملبوس ہوں
ماہ جبینوں خوش نواؤں سے بھی ہم مانوس ہوں
پھر جہاں قدسیاں میں محفلیں ہوں نعت کی
میرے کانوں میں پڑے آواز تیری بات کی
آپؐ کے ہمراہ رہنا ہی ہمیں منظور ہے
در حقیقت جلوے تیرے میں خدا مستور ہے
ہو خدائے عزّوجل کی رحمتوں کے تمؐ امین
اور خدائے لم یزل ان رحمتوں میں ہے مکین
یعنی محبوبؐ و محب اک بھید ہے اک راز ہے
دونوں کو محبوب اپنے پر بہت ہی ناز ہے
اس لئے ہم کو محمدؐ کا خدا مطلوب ہے
میرا آقاؐ جس خدا کا نور ہے محبوبؐ ہے

زاہدہ کی آنکھ کی پتلی میں اس کا نور ہے
وہ ہمارے دل جگر میں روح میں مستور ہے

مجھے یہ لیستر آپؐ کی بات کرتا
یوں ہی صبح کرتا یوں ہی رات کرتا
نہیں ہم کو بھاتیں زمانے کی باتیں
جو بیکار کرتی ہیں دن اور راتیں
تبھی زندگی سے گزرنے کے ساتھ
مقدر کی ڈوری رہے تیرے ہاتھ
جدھر موڑتا ہو اُدھر موڑ دے
یہاں تک کہ بندی جہاں چھوڑ دے
ملاقات محشر میں ہوگی ضرور
میرے سیّدی آپؐ سے یا حضورؐ
حشر میں بڑی ہوں گی رعنائیاں
سبھی منتظر ہوں گی پرچھائیاں
مجھے خوف کیا حشر کی دھوپ کا
جہاں ہو اجالا تیرے روپ کا
دمکتا ہوا چہرہ محبوبؐ ہو
جسے دیکھنا سب کو مطلوب ہو
مجھے پیاس محشر کی کیونکر رہے
کہ ساقیؐ ترے ہیں جام بھر بھر دیئے
شہنشاہِ عالم کی الفت ملی
خداوندِ عالم کی رحمت ملی
تیری زاہدہ کو کمی اب نہیں
عنایات تیری رہیں کب نہیں

میں اپنے پیمبرؐ کی توصیف کر لوں
بیاں ربّ کے پیاروں کی تعریف کر لوں
زباں و بیاں پر ہمیں قدرتیں ہوں
حمایت میں سرکارؐ کی نصرتیں ہوں
بہت جال پھیلے ہیں شرک و کفر کے
کروں چاک پردے میں ان کے مکر کے
میں دینِ محمدؐ کی تقلید کر کے
ہدایت کے رستے کی تائید کر کے
حمد نعت کہہ لوں میں تبلیغ کر لوں
ہلاکت کے راہی کو تنبیہ کر لوں
کفر کی شرک کی بھی تکذیب کر دوں
تو فاسق و فاجر کی تادیب کر دوں
میرے ذہن میں روشنی اپنی بھر دے
شعور و خرد بھی سوا میرے کر دے
تمہارے حوالے ہوں پہچان میری
میرے مصطفیٰؐ پاک دل جان میری
خداوندِ قدوس بھی ہو وے حامی
تو میرے سخن میں بھرے رنگ جامیؒ
حمد کا ہنر بھی عطا ہم کو کر دے
تو تحریر میں رنگ حسانؓ بھر دے
قلم میرا قرطاس کو جب بھی چومے
تو نامِ محمدؐ کے اطراف گھومے
ہو تیری حمد سے مزین عبادت
میرے من کو بھاتی ہے ایسی عبادت
میرے سر پہ رکھ دیں ولایت کی دستار
نبیؐ مکرم ہدایت کی دستار
کبھی رنگ مظہرؔ بیاں میں ہو ظاہر
تیری زاہدہ ہو وے مدحت میں ماہر

آرہی ہے میری جانب روشنی کی لہر سی
دیکھنے میں روشنی لگتی نہیں اس دہر کی
کیا خبر یہ کس جہاں سے آرہی ہے کس لئے
یا نوازش اور کرم تیرا ہے ہم پر اس لئے
ہے یہ کیسے پھر دگر ہم پر عنایت آپؐ کی
یا یہ ہے وارد ہوئی ہے نعت در نعت آپؐ کی
میں کہاں اور آپؐ کی رعنائیوں کا یہ جہاں
حمد کے قابل نہ تھی اور نعت ہوتی تھی کہاں
میری کچھ تعلیم و تربیت نہ کوئی طرز بیاں
نہ کوئی استاد و رہبر مل سکا ہم کو یہاں
پر میرے سرکارؐ کی رحمت وسیلہ بن گئی
اور رموزِ شاعری سمجھائے حیلہ بن گئی
رحمۃ اللعالمینؐ نے ہاتھ میرا پکڑ کر
قلم میرے کو چلایا انگلیوں میں جکڑ کر
کر دیا حیران ہم کو پورا دیوان کر دیا
کرم کی یہ انتہا کہ پورا ایمان کر دیا
دل میرا خوش ہے کہ ہم کو اتنا قابل کر دیا
شکریہ سلطانِ عالمؐ میرا دامن بھر دیا

لوگ بد طینت لگاتے ہیں فتاوی اس لئے
روز تیری رحمتوں کا ہے بلاوا اس لئے
یہ تیری یا تری تمہاری چشم رحمت میں رہے
عاقبت دنیا ہماری چشم رحمت میں رہے

زاہدہ کے واسطے رحمت تمہاری عام ہو
آل و نسلِ زاہدہ کو ہر جگہ آرام ہو

اب نظر آتی ہیں ہم کو چار سو رعنائیاں
ہم کو ہیں منظور تیری یاد میں تنہائیاں
ہے منور ذہن تیرے نور کی برسات سے
لوحِ دل پر اترتی ہیں رحمتیں ہر نعت سے
پھول کھلتے ہیں نظر میں اک سہانا ہے سماں
ہے میرے افکار کے گلشن پہ جوبن بے گماں
رات دن آمد عنائت ہے میرے سرکار کی
مہربان محبوبِ داور سید و سالار کی
چاہتوں کا جام میں نے پی لیا تھا ازل میں
کوثر و تسنیم کیا ہیں چاہتوں کے بدل میں
آرزوئیں اور تمنائیں میری ہو کر جواں
چاہتی ہیں چوم لینا تیرے قدموں کے نشاں
آج کہنا چاہتی ہوں نعت میں کچھ دل کی بات
آپؐ کی ہو گر عنائت کرم کر دیں آج رات
ہو تجلی گاہ میرا حجرۂ سحر و میاں
آپؐ ہوں تشریف فرما اے مجسم خوبیاں
آمنہؓ کے دل کے ٹکڑے کی ثنا کرتی رہوں
آپؐ کے انوار دل میں جان میں بھرتی رہوں
ارض دل پر بو لیا ہے آپؐ کی الفت کا بیج
اور درودوں سے سجا رکھی ہے میں نے دل کی سیج
آبپاشی کے لئے بھی اشک برساتی ہے آنکھ
بے قراری سے پھڑکتی مجھ سے کہلاتی ہے آنکھ
کشتۂ تسکین ہم کو دیجیئے میرے کریمؐ
اور تسلی روح کی بھی کیجیئے میرے کریمؐ
جاہ و حشمت کچھ نہیں ہے زاہدہ کے کام کی
نہ ضرورت ہے زمانے میں نمود و نام کی

۱۰م
۱۱

اے مالکِ کوثر بڑی شان ہے
تیرے ساتھ وابستہ ایمان ہے
تیرے ہاتھ فردوس کی نعمتیں
تمہارا ثنا خوان رحمان ہے
شہنشاہِ عالم گداگر تیرے
کہ تیرا محب اللہ سبحان ہے
مکینانِ جنت تیرے مدح خوان
کہ تو ہم سبھوں پر مہربان ہے
میں توصیف تیری بیاں کیا کروں
خداوندِ عالم ثنا خوان ہے
مجھے تیری نسبت سے عزو شرف
میرا آقا اعلیٰ ہے ذیشان ہے
گناہوں پہ اپنے شرمسار ہوں
میرا دل ہے نادم پشیمان ہے
تمہیں میرے حالات کی ہے خبر
تو کب میری بپتا سے انجان ہے
زمانے نے کتنا ہے رسوا کیا
میرے سر پہ رکھا وہ بہتان ہے
چھپا لو مجھے دامنِ رحم میں
یہ دنیا ہے ظالم بے ایمان ہے
خدارا نگاہِ کرم کیجئے
تیری زاہدہ کچھ پریشان ہے

1

ساقیٔ کوثر ہماری آبرو ہے تیرے ہاتھ
بدگماں ہو کر جہاں سے خوش گماں ہوں تیرے ساتھ
اس جہاں والوں نے دنیا بھر میں رسوا کر دیا
پر میرے آقا کی رحمت نے ہے دامن بھر دیا
رات دن رہتی ہے طاری اک وجد کی کیفیت
ہوں پناہ تیری میں مجھ کو مل گئی ہے عافیت
دل صرف سرکار کے جلوؤں میں کھو رہتا ہے یہ
پھر کسی کی سمت دیکھوں کیسے ہو سکتا ہے یہ
آئیے سرکار میرے دل جگر میں آئیے
آنکھ میری میں سما کر روح میں رہ جائیے
شفقتوں میں آپ کی رہتا ہمیں منظور ہے
میرا دل سرکار کے ہی عشق سے معمور ہے
آپ کے انوار سے روشن رہیں قلب و نظر
ہے مشامِ جاں معطر اب نہیں کوئی خطر
مجھ سی عاصی کو بھروسہ ہے میرے سرکار کا
اپنی پاتری سے کہیں گے آپ کلمہ پیار کا
آپ کے ہمراہ رہ کر موت سے ہے کس کو ڈر
مسکرا دیں گے نکیرین آپ کو واں دیکھ کر
آئے گا براق میری قبر سے لینے مجھے
جا کے ٹھہرے گا میرے سرکار کے گنبد تلے
بیٹھے ہوں گے مسندِ محمود پر میرے حبیب
شافعِ محشر محمد مصطفےٰ میرے طبیب
ایسے میں جب پڑ گئی سرکار کی مجھ پر نظر
حکم ہو گا زاہدہ جنت میں جاؤ بے خطر

دل کو تسکین تیری یاد سے مل جاتی ہے
غم کی آندھی بھی تیرے نام سے ٹل جاتی ہے
ہو کے ممنون میری جان شکر کرتی ہے
پھر سمجھ سوچ میری غور و فکر کرتی ہے
یوں تو اللہ کی ہستی ہے سمجھ سے ماورا
خلق میں شاہؐ دنا تیرے مراتب ہیں سوا
نورِ اوّل کے ادب میں ہے میرے ربّ کی رضا
اس وسیلے سے کرے معاف خدا جرم و خطا
قوتیں مجھ کو عطا کرتے ہیں شاہؐ عالم
نور سے جن کے دمکتا ہے یہ ماہِ عالم
کہکشاں جن کے لئے راہ میں بکھری بکھری
اور تاروں کی چمک رہتی ہے نکھری نکھری
جن کی تنظیم میں چلتی ہیں ہوائیں مدھم
گلشن زیست میں ہے تیرے کرم سے دم خم
جن کی توصیف کی خاطر ہے ملی ہم کو زبان
اسم سرکارؐ سے معمور ہیں کلمات اذان
ابرِ رحمت ہے کرم بار تمہارے دم سے
ہے دعا راضی رہے ربّ تعالیٰ ہم سے
ہم تیری یاد میں دن رات بتانے والے
ہم نہیں راہ پہ دجال کی جانے والے
میرے افکار پریشان و پراگندہ ہیں
کوئی پرسان نہیں سوچیں نہ رخشندہ ہیں
ذاتِ حق تعالیٰ کی پہچان کہاں ممکن ہے
تیرے محبوبؐ کا عرفان کہاں ممکن ہے
جان سے بڑھ کے ہیں محبوبؐ جنہیں صلے علیٰ
ان میں کر لینا میری آل و نسل کو یا خدا
روزِ محشر بھی ملے ہم کو کرم کا سایہ
ابرِ رحمت کا میرے شاہؐ امم کا سایہ
یا خدا ہم کو پناہ شاہِؐ دو عالم کی رہے
زاہدہ کلمہ شہادت کا ورد کرتی مرے

دل پریشاں تھا میرے دل کو قرار آ ہی گیا
رحمتوں کے زیر سایہ دل فگار آ ہی گیا

مدتوں سے تھی تمنا دیکھ لوں میں اک نظر
آج امیدوں پہ موسم پُر بہار آ ہی گیا

پُر اثر ہو کر جو لوٹی میری آہِ مضطرب
اُن کے دامانِ کرم میں گنہگار آ ہی گیا

چاندنی چٹکی ہوئی تھی جگنوؤں کے غول تھے
جلوۂ جاناں کو دیکھا تو خمار آ ہی گیا

میں خیالوں میں رہا کرتی تھی جس کے روز و شب
حشر کے میداں کا وہ شہسوار آ ہی گیا

دل کا موسم بھی بڑا رنگین تھا وقتِ سحر
مصطفیٰ جانِ دو عالم میرا پیار آ ہی گیا

آ گیا جو سامنے نظروں کے قبہ نور کا
ساقیٔ کوثر ہیں آئے اعتبار آ ہی گیا

زاہدہ تم کو مبارک شاہؐ کا لطف و کرم
نعت گو شعراء میں تیرا بھی شمار آ ہی گیا

آئی ہوائے طیبہ دل جھومتا ہے میرا
میرا خیال خوش کن رخ چومتا ہے تیرا
مجھ کو ہے یاد آتا سرکار تیرا ممبر
تیرے نگر کی خوشبو ہم کو ہے عطر و عنبر
پُر نور تیرا مسکن پُر نور ہے نظارا
تیری ریاض کا ہے سب نقشہ پیارا پیارا
آقا سراپا رحمت آقا شفیع محشر
صلے علیٰ کی امت سب امتوں سے بہتر
میں ہوں خطا کی پتلی مجھ میں نہیں کوئی گن
ہے آرزو بقیع میں بن جائے میرا مدفن
یہ خطۂ ارض ہے گنبد کے زیر سایا
سرکار کا گھرانہ بھی اس میں ہے سمایا
اور رحمت دو عالم تیری نگاہ میں ہے
مجھ سی گناہ کی پتلی تیری پناہ میں ہے
یہ فاصلے یہ دوری ہم کو نہیں گوارہ
آئے نوید کوئی کر دو کوئی اشارہ
سنتی ہوں جا رہی ہے عمرہ کو تیری امت
چاہت ہے جا سمیٹوں شاہِ شہاں کی رحمت
میرے کریم ہم کو پیغام بھیج دینا
جو بیو رکاوٹیں ہیں تم خود ہی دیکھ لینا
کہہ دو کہ تم بھی آؤ حج یار یار کرنے
عہد وفا محبت کو پھر بہار کرنے
آ جاؤ جنتوں میں تم بھی نفل گزارو
پاکیزگی ہو حاصل بارِ گناہ اتارو
دامن میں آ کے بھر لو میرے کرم کی کلیاں
رحمت سے میری پُر ہیں طیبہ کی ساری گلیاں
صدقہ میرے نواسوں کا آ کے تم بھی کھا لو
زہرہؓ کی بھیک لے لو تقدیر کو بنا لو
سر پر تیرے الٰہی کا دستِ کرم ہمارا
تیرے عیال پر بھی فضل و رحم ہمارا
اور زاہدہ مبارک اس سال حج تم کو
مبرور حج عمرے افضال حج تم کو

کلام 105

میری حیات کا مقصد ہے مدحِ ذاتِ رسولؐ
قبول ہوں میرے آقاؐ کی بارگاہ پہ پھول
میری حیات میں تیرے روز جتنے آئیں گے
تمہارےؐ پیار سے گلشن کو رنگ جائیں گے

میری حیات میں ایسی کوئی بھی رات نہیں
کہ جس میں نعت نہیں اور تیری بات نہیں
تیرا کرم کہ سکونِ دل و خیال دیا
یہ وصفِ نعت دیا مجھکو مالا مال کیا

میرے خیال میں آتی ہے ذاتِ پاک تیری
تصورات کی دنیا ہے پُر بہار میری
حرم سے ہو کے ہوائیں اِدھر کو آتی ہیں
تیرے دیار کی خوشبوئیں ساتھ لاتی ہیں

تمہارے پیار سے پُر کیف ہے میرا ماحول
سرور میں ہیں لبوں پر درود و نعت کے بول
میں بیخودی میں تیری نعت میں مگن ہو کر
خیالِ شاہؐ میں سب ہوش اور خرد کھو کر

سرِ نیاز تیری بارگاہ جھکاتی ہوں
ذہن کو نیک دعاؤں سے جگمگاتی ہوں
مجھے ہے میرے نبیؐ کی عنایتوں کا غرور
ہمیں یقین تیری رحمتیں ملیں گی ضرور

میں بارگاہِ نبیؐ میں سلام کرتی ہوں
بڑے نیاز سے پھر یوں کلام کرتی ہوں

حبیبؐ پاک سے بس اپنی اس قدر ہے عرض
منافقین سے ہمیں واسطہ نہیں ہے غرض
وہ بد نصیب تو رہتے ہیں آپؐ سے بیزار
وہ دینِ حق کے مخالف رہیں ذلیل و خوار
تمہارے دین کی عظمت کو چار چاند لگیں
تمہارے سامنے سارے نگوں و ماند رہیں
مدد رسولِؐ خدا ﷲ کیجیئے امداد
تیرے غلاموں کو گھیرے ہے نت نئی افتاد
ہمارے دل کے سُر و ساز یوں بھی ابتر ہیں
تمہاری دید کو پیاسی نگاہیں مضطر ہیں
تیرے فراق میں رہتی ہے جان میری حزیں
کوئی سبیل مگر حاضری کی بنتی نہیں
ہے وقتِ پیری میں ہر روز انتظارِ لحد
یہ ناتوان جسم کر رہا ہے جد و جہد
تیرے نثار اگر حکم تیرا ہو جائے
تو زیرِ سایہ تیرےؐ یہ کنیز سو جائے
تمہاری زاہدہ ہر روز رو کے سوتی ہے
تمہارے ہجر میں صبر و قرار کھوتی ہے

ماہِ رمضاں لے کے پیغامِ محبت آگیا
امتِ عاصی مبارک ابرِ رحمت چھا گیا
اب رہے گی گہما گہمی مسجدوں میں آپ کی
اور گھروں میں بھی عبادت خوب ہوگی رات کی
پہلا عشرہ رحمتوں کے واسطے مخصوص ہے
ربّ کی رحمت ہر جگہ اتری بلا تخصیص ہے
دوسرا عشرہ مقرر مغفرت کے واسطے
صوم سے صلوات سے آؤ خدا کے راستے
تیسرا عشرہ جہنم سے رہائی کے لئے
ربّ کو راضی کرنے والی سب خدائی کے لئے
چند دن میں آخری عشرہ ختم ہو جائے گا
ماہِ رمضاں رحمتوں کو بانٹ کر سو جائے گا
میں رہی بستر پہ دل کو آرزو حسرت رہی
کاش پا سکتی تیرے رمضان کی برکت کوئی
ساری امت کر رہی ہے عید کی تیاریاں
چھوڑتی مجھ کو نہیں ہیں نت نئی بیماریاں
شب قدر پانے کی خاطر کیا کروں جدوجہد
موت میری دھاک میں ہے منتظر میری لحد
تیرے قرباں صاحبِ قرآں شاہِ دوسرا
شبِ قدر کی برکتوں سے حصہ مجھکو ہو عطا
تجھ کو تیری زاہدہ کا ہے دھیان میرے شہا
زاہدہ کا ہر رواں تجھ پر فدا تجھ پر فدا

م
۱۵

عید کی آمد ہے لیکن دل میرا رنجور ہے
کیا کروں لیس میں نہیں طیبہ بہت ہی دور ہے
آپؐ کے دربار کی رونق کو دیکھوں کس طرح
شاہؐ کے انوار میں جا کر میں بیٹھوں کس طرح
کس طرح آنکھوں میں بھر لوں آپؐ کی رعنائیاں
کہ مقدر میں میرے ہیں اس قدر تنہائیاں
پھر بھی خوش ہوں کہ تمہاری رحمتیں ہمراہ ہیں
جب کہ ہر سو دشمنانِ دین ہیں گمراہ ہیں
گھیرتے ہیں راہ جاتے دیکھ کر تنہا اگر
ان پہ ہیبت ڈالتی ہے آپؐ کی نصرت مگر
تیری رحمت نے مجھے گھیرا ہوا ہے بالیقین
جبکہ مجھ جیسی کمینی اس کے قابل تھی نہیں
گر بطورِ عید تیری دید کی نعمت ملے
دونوں عالم میں ہماری عید ہو رحمت ملے
یہ تیرے لطف و کرم کی ہو یقیناً انتہا
گو حقیر ادنیٰ پہ آقاؐ کا کرم ہے بے بہا
کاش میں پھر آ سکوں آقاؐ تیرے دربار میں
نعت کے دیوان لے کر شاہؐ کی سرکار میں
حمد ہے محبوب مجھکو یا کہ ہو مدح و ثنا
نعت کہنے کا سلیقہ آپؐ نے مجھ کو دیا
شکریہ سرکارؐ میرے شکریہ صد شکریہ
زاہدہ پر شاہؐ کا لطف و کرم ہے بے پناہ

کتنی خوش قسمت تھیں پیاری بیبیاں
اور نبی پاک کی سب بیٹیاں

شاہ کی نسبت ہوئی جن کو نصیب
وہ نبی پاک سے رہتیں قریب

دو جہاں کے بادشاہ سرتاج ہیں
شاہ عالم صاحب معراج ہیں

بات لگتی ہے ہمیں کتنی عجیب
فقر و فاقہ اہل خانہ ہیں غریب

گھر میں آجاتا اگر دنیا کا مال
پوچھتیں مسکیں یتیمی کا وہ حال

تھیں طبیعت کی سخی خو نرم کی
شاہ سے سیکھیں ادائیں کرم کی

ہاتھ لمبا کرکے کر دیتیں خیرات
ورنہ کہتیں معذرت سے نرم بات

روز لیتیں شاہ سے دیں کا درس
آپ کے ہمراہ رہیں برسوں برس

بیویاں کرتیں زیارت آپ کی
بیٹیاں بھی تھیں مقرب آپ کی

آپ کے جلووں سے وہ سیراب تھیں
عشق سے سرشار تھیں بیتاب تھیں

دیکھتیں مدہوش ہوکر جوش میں
آپ کے قدموں میں ہوں آغوش میں

سرافگندہ ہو کے رہتیں آس پاس
دور رہتی ناامیدی اور یاس
رحمتِ عالمؐ کی الفت نہ تھی کھیل
آپؐ کے اطراف رہتی ریل پیل
اک تبسم دیکھنے کے واسطے
سب صحابہؓ دیکھا کرتے راستے
تھا میسر جن کو دیدارِ نبیؐ
ان کا ہمسر ہو نہیں سکتا کوئی
آپؐ کا چہرہ مقدس دیکھ کر
جان لیتے آج ہے تازہ خبر
ہے رسولؐ پاک پہ اترا قرآن
سب جمع ہوتے سنیں ربّ کا فرمان
رحمتِ عالمؐ کا نہ ہوگا بدل
چن لیا اللہ نے روزِ ازل
رحمتیں تقسیم کرنے کے لئے
نعمتیں تقسیم کرنے کے لئے
دستِ قدرت میں رہا ہے ان کا ہاتھ
جو رہے گا رحمتِ عالمؐ کے ساتھ
عشرہ مبشرہ کہلائے گا
والئی جنت بنایا جائے گا
حیدرِ کرار آقاؐ ذوالنورین
بوبکرؓ اور عمرؓ آقاؐ کے قرین
زاہدہ اے کاش تجھ کو گھر ملے
تو بھی آقاؐ کے غلاموں میں رہے

رسولؐ پاک کے قدموں میں تجھ کو تھا رہنا
بلالِؓ حبشی مقدر تیرے کا کیا کہنا

تمہارے عشق و محبت کی جاں نثاری کی
مثال ہو گی کہاں تیری وفاداری کی

جو ریگ زار میں پتھر تلے تڑپتے رہے
تو ظلم سہتے ہوئے کلمہ پاک کہتے رہے

سنی جو شاہِؐ دو عالم نے داستاں تیری
کہ کلمہ حق کے لئے چلتی ہے زباں تیری

تجھے نہیں ہے مظالم سے خوف اور خطر
کہا کہ لاؤ بلالؓ عظیم کو جا کر

خدا کے دین کے آداب اور ادب دے کر
تجھے موذنِ اسلام کا لقب دے کر

نبیؐ کریم نے حضرت کو نیک نام کیا
تمہاری دائمی عظمت کا اہتمام کیا

زباں بلالیؓ ثنا شاہِ دوسرا رہتی
اذان دیتے نظر چہرہ والضحیٰ رہتی

حضورؐ پاک کے چہرے تھا نور کا سہرہ
نگاہ بلالؓ کی دیتی تھی روز و شب پہرہ

وہ عشق آقاؐ میں سرشار ہوئے رہتے تھے
خیالِ شاہؐ سے ہوشیار ہوئے رہتے تھے

786

## بلالؓ

وصال شاہؐ سے تجھ کو بہت ملال ہوا
اذان دینے کا تجھ کو نہ کچھ خیال ہوا

کہا صحابہؓ علیہم نے پھر اذان کہو
کبھی نہ دین کے کاموں پہ ایں و آں کرو

اذان میں جو سطر چہرہ والضحیٰ نہ پڑی
تمہارے واسطے یا سیدیؐ کٹھن تھی گھڑی

بلالؓ کے جو لبوں پر نبیؐ کا نام آیا
تو ایسے لمحوں اجل کا انہیں پیام آیا

بلالؓ نام محمدؐ پہ جان لٹا بیٹھے
ہجر فراق کی دنیا سے دور جا بیٹھے

دعا ہے پیارے نبیؐ ایسی عادتیں ہوں میری
حضورؐ کا ہو کرم اور عبادتیں ہوں میری

ابھی تو زاہدہ غفلت کی نیند سوتی ہے
وگرنہ درد و کرب سے سکون کھوتی ہے